

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 بِمَقَرِّ طَبِيعِ اللَّهِ وَبِإِيجَادِ الْوَقْفِ الْفَائِزِ
 (۱۵۱/۱۲۲)

زُفَّة الْقَارِي

شرح

صَحِيحُ الْبُخَارِيِّ مُكْمَلٌ (پانچ حصے)

تصنیف

فتیہ اعظم ہند حضرت مولانا مفتی محمد شریف الحق امجدی رحمۃ اللہ تعالیٰ

فریدی بکسٹل



قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَقُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَنَا سَمِعْتُ قَالَ مَا سَمِعْتُ قَالَ

گد دانے کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کس نے سنا ہے تو میں کھڑا ہوا اور میں نے کہا اے امیر المؤمنین میں نے سنا ہے

سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَشْمَنْ وَلَا تَسْتَوْثِمَنَّ عَنْ

فرمایا کیا تو نے سنا ہے تو انہوں نے کہا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے یہ سنا ہے نہ خود گوندنا گودیں اور نہ دوسروں سے گوندوائیں۔

بَابُ التَّصَاوِيرِ ۸۸ صفحہ تصویروں کا بیان۔

توضیح کتاب اللباس میں تصاویر اور ڈاڑھی مونچھ بڑھانے کٹانے اور بال ملانے اور گوندنا گوندوانے پر کچھ شرح نے یہ تنقید کی ہے کہ اس کو لباس سے کوئی تعلق نہیں علامہ ابن حجر وغیرہ نے یہ توضیح کی کہ ان سب کا جامع زینت ہے۔ اس پر علامہ عینی نے یہ تعقب فرمایا کہ تصاویر کا زینت سے تعلق نہیں۔

اقول وهو المستعان :- زینت سے اگر بدن کی زینت مراد لی جائے تو یقیناً تصاویر کا اس سے کوئی تعلق نہیں لیکن اگر زینت کو عام رکھا جائے خواہ بدن کی ہو یا مکان کی تو تصاویر بھی زینت میں داخل ہیں اس لیے کہ تصویروں کو مکان میں زینت کے لیے لگایا کرتے تھے۔
تصویر ذی روح کے چہرے بنانے کا نام ہے۔ حرام ذی روح کا چہرہ بنانا ہے اس سے حرمت پر کوئی اثر نہیں پڑتا کہ تصویر کیسے بنائی گئی۔

اس لیے جیسے ہاتھ سے بنائی ہوئی تصویریں حرام ہیں اسی طرح کیمرے وغیرہ مشین سے بنائی ہوئی تصویریں بھی حرام ہیں۔ اسی طرح ٹی وی اور ویڈیو کیسٹ بھی حرام ہے۔ اس سلسلے میں آج کل علماء کے مابین بہت طول طویل بحث اٹھ کھڑی ہوئی ہے۔ کچھ حضرات یہ کہتے ہیں یہ تصویر نہیں عکس ہے جیسے آئینے میں انسان کا عکس نظر آتا ہے اس لیے یہ جائز ہے میں بھی ابتداء میں یہی فتویٰ دیتا تھا لیکن پھر زیادہ غور و خوض کیا تو اس نتیجے پر پہنچا کہ ٹی وی اور ویڈیو کیسٹ بنانا بھی حرام ہے اس لیے کہ ٹی وی بجس پر جو کچھ نظر آتا ہے وہ عکس نہیں تصویر ہے۔ اس پر واضح قرینہ یہ ہے کہ اگر انسان آئینہ یا پانی کے سامنے سے ہٹ جائے تو آئینہ اور پانی سے اس کی شبیہ غائب ہو جاتی ہے اور ویڈیو کیسٹ میں جس کی تصویر ہوتی ہے وہ غائب ہو جائے بلکہ مرجائے جب بھی ٹی وی کے بجس پر اس کی تصویر نظر آتی ہے۔ تصویر کے وقت کی اصل علت حدیث میں اللہ تعالیٰ کی تخلیق کے ساتھ مشابہت کو قرار دیا گیا ہے۔ فرمایا گیا یضاهون بخلق اللہ اور فرمایا گیا

ذہب بخلق کخلق۔ اور یہ بات بالکل واضح ہے کہ عام تصاویر کے نسبت ٹی وی بجس پر نظر آنے والی تصویروں میں اللہ تعالیٰ کی تخلیق کے ساتھ مشابہت زیادہ ہے۔ عام تصویریں مجید ایک حال میں رہتی ہیں نہ بولتی نظر آتی ہیں نہ چلتی پھرتی اور ٹی وی بجس کی تصویریں دیکھنے میں ایسی معلوم ہوتی ہیں کہ وہ بول رہی ہیں چل رہی ہیں پھر رہی ہیں معلوم ہوتا ہے کہ جیسے زندہ ہیں اس لیے اس میں اللہ کی تخلیق کے ساتھ مشابہت زیادہ ہے اس لیے یہ عام تصویروں کے نسبت بدرجہ اولیٰ حرام ہوں گی۔ آج کل نجدیوں نے یہ فتویٰ دے رکھا ہے کہ حرام صرف مجسمے بنانے نہ تھے وہ تصویریں جو کاغذ یا کپڑے پر ہوں حرام نہیں۔ ان کا یہ مذہب صریح احادیث کے خلاف ہے حدیث آرہی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پردے پر تصویر دیکھی تو اسے ناپسند فرمایا ظاہر ہے کہ پردے پر مجسمہ نہیں ہوگا بات وہی ہے جو ہم نے شروع میں لکھا کہ حرمت کی وجہ ذی روح کے چہرے کی ساخت ہے وہ جیسے مجسمے میں پائی جاتی ہے اسی طرح کپڑے اور کاغذ کی تصویریں بھی پائی جاتی ہیں۔

بَابُ عَذَابِ الْمُصَوِّرِينَ يَوْمَ
النَّقِيْمَةِ ص ۸۸
قیامت کے دن تصویر بنانے والوں کا عذاب۔

عَنْ مُسْلِمٍ قَالَ كُنَّا مَعَ مَسْرُوقٍ فِي دَارِ يَسَارِ بْنِ هَمَيْرٍ فَرَأَى	حدیث
مُسْلِمٌ رَوَايَتُهُ أَنَّ مَسْرُوقَ بْنَ مَرْثَدَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى	۲۶۰۴
فِي صُفْتِهِ تَمَازِيلَ فَقَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى	
جَوْنَزَةً بِرُكْحَةٍ تَصَوِّرُ دِيكَيْهِ تَوَكَّاهُ مَسْرُوقٌ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى فِي	
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ أَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا عِنْدَ اللَّهِ الْمُصَوِّرُونَ	
صلى الله تعالى عليه وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ لوگوں میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے سخت عذاب تصویر بنانے والوں پر ہوگا	

۲۶۰۴ شرح
ایک قول یہ ہے کہ صورت اور تمثال میں کوئی فرق نہیں اور علامہ عینی نے فرمایا صحیح یہ ہے کہ ان دونوں میں فرق ہے۔ صورت، حیوان کی تصویر کو کہتے ہیں اور تمثال۔ عام ہے جاندار کی ہو یا غیر جاندار کی۔ اور یہ جو کہا گیا تمثال مجسمے کو کہتے ہیں اور صورت، کپڑے یا دیوار کے نقش کو اس کو قیقل سے بیان فرمایا جو ضعف کی دلیل ہے۔
اقول دھوا المستعان۔ حدیث۔ ابھی مذکور ہوئی کہ تمثال اور صورت ایک ہے

اس لیے کہ حدیث میں یہ ہے کہ چہو ترے پر تمثالیں عقیں۔ اس کی حرمت پر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اس ارشاد سے دلیل لائے کہ فرمایا: "سب سے سخت عذاب تصویر بنانے والوں پر ہو گا۔" اگر ان دونوں میں مغائرت ہوتی تو یہ استدلال صحیح نہ ہوتا پھر اس کے بعد مذکور ہے۔ ام المؤمنین فرماتی ہیں: "وقد سترت بقرام لی علی سہوۃ لی فیہ تماثل" میں نے روشن دان پر ایک پردہ ڈالنا تھا جس میں تصویریں تھیں "ظاہر ہے کپڑے پر مجسمے نہیں ہوتے اس پر وہی تصویریں ہوں گی جو دیوار اور کپڑے پر بنائی جاتی ہیں۔

حدیث	عَنْ نَافِعٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ
۲۶۰۵	حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
	أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الَّذِينَ يُصْنَعُونَ هَذِهِ
	فرمایا جو لوگ یہ صورتیں بناتے ہیں قیامت کے دن عذاب دیے جائیں گے ان سے کہا جائے گا
	الصُّورَ يُعَذَّبُونَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ يُقَالُ لَهُمْ أَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ لَهُ
	جو تم نے بنایا ہے اس میں جان ڈالو۔

بَابُ نَقْضِ الصُّوْرِ ص ۸۸ تصویروں کو مٹانا۔

حدیث	عَنْ عُمَرَ ابْنِ حِطَّانَ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا خَدَّتْ
۲۶۰۶	ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حدیث بیان کی کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ
	أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَتْرُكُ فِي بَيْتِهِ شَيْئًا فِيهِ
	علیہ وسلم گھر میں جو بھی تصویر پاتے مٹ دیتے
	تَصَالِيْبُ إِلَّا نَقَضَهُ ۞

تصالیب تصلیب کی جمع ہے اس سے مراد مطلق تصویریں ہیں بلکہ کشمینی کی روایت میں تصالیب کے بجائے تصاویر ہے اور علامہ کربانی نے

۲۶۰۶
تشریح

فرمایا کہ اس سے مراد وہ نقش و نگار ہیں جو صلیب کی طرح سے ہوں یہ بھی حرام ہیں اس لیے کہ صلیب نصاریٰ پوجتے ہیں۔

ڈاکٹر لوگ اپنے مطب پر بورڈ میں صلیب کا نشان بنائے رہتے ہیں یہ جائز نہیں۔
مطب کے بورڈ پر صلیب پر بنانے کی ابتدا اس طرح ہوئی کہ یورپ نے پہلی جنگ عظیم کے زمانے میں زخمیوں کی امداد و اعانت و علاج وغیرہ کے لیے ایک انجمن قائم کی تھی جس کا نام صلیبِ احمر تھا اس کا ٹریڈ مارک صلیب ہی تھا۔ اسی سے سیکھ کر یورپ کے ڈاکٹروں نے بھی اپنے مطب کے بورڈوں پر صلیب بنانا شروع کر دیا وہی ہندوستان میں بھی رائج ہو گیا۔ مسلمان ڈاکٹروں کو اس سے بچنا چاہیے اس کی سب سے بڑی خرابی یہ ہے کہ صلیب کا نشان عیسائیوں کے عقیدے کی تائید ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو یہودیوں نے پھانسی دی تھی اور یہ قرآن مجید کا رد ہے۔ ارشاد ہے۔
وَمَا قَتَلُوهُ وَمَا صَلَبُوهُ وَلَٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ ۚ تَوَيْدِیُّوْنَ اَنَّهُمْ قَتَلُوْا الَّذِیْنَ اَنۡزَلْنَا عَلَیْهِ الْكِتٰبَ وَهُمْ كٰفِرُوْنَ ۚ
بلکہ ان کے لئے حضرت عیسیٰ کی شبیہ کا ایک شخص بنایا گیا۔

علاوہ ازیں عیسائی صلیب کی پوجا کرتے ہیں تو اس کی حیثیت بت کی ہوگی اس کا رکھنا ایسا ہی ہے جیسے کسبت کا رکھنا

حدیث	حَدَّثَنَا أَبُو زُرْعَةَ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ
۲۶۰۷	أَبُو زُرْعَةَ نَعَىٰ كَمَا فِي حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ
	تَعَالَىٰ عَنْهُ دَاخِلًا بِالْمَدِينَةِ فَرَأَاهَا أَغْلَاهَا مَصْبُورًا يُصَوِّرُ قَالَ سَمِعْتُ
	أَنْدَرَكِيَا تَوَاهَنُونَ نَعَىٰ كَمَا فِي حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ
	رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَىٰ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ ذَهَبَ
	صَلَّى اللَّهُ تَعَالَىٰ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَوَيْدِیُّوْنَ اَنَّهُمْ قَتَلُوْا الَّذِیْنَ اَنۡزَلْنَا عَلَیْهِ الْكِتٰبَ وَهُمْ كٰفِرُوْنَ ۚ
	يَخْلُقُ كَخَلْقِي فَلْيَخْلُقُوا حَبَّةً وَلْيَخْلُقُوا ذَرَّةً ثُمَّ دَعَابِشُوا مِنْ مَّاءٍ
	تَخْلُقُ كَخَلْقِي يَخْلُقُ كَخَلْقِي فَلْيَخْلُقُوا حَبَّةً وَلْيَخْلُقُوا ذَرَّةً ثُمَّ دَعَابِشُوا مِنْ مَّاءٍ
	فَغَسَلَ يَدَيْهِ حَتَّىٰ بَلَغَ إِبْطَهُ فَقُلْتُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ أَشَيْءٌ سَمِعْتُ مِنْ
	بَابِ مَنْكَأٍ أَوْ رَأَىٰ مَنْكَأً كَوَيْدِیُّوْنَ اَنَّهُمْ قَتَلُوْا الَّذِیْنَ اَنۡزَلْنَا عَلَیْهِ الْكِتٰبَ وَهُمْ كٰفِرُوْنَ ۚ
	رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَىٰ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مُنْتَهَىٰ الْحَلِيَّةِ لَهُ

آپ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنی ہے انہوں نے کہا میں زیور پہننے کی انتہائی حد تک دھوتا ہوں۔